رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

163

یوم : شنبہ * ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ * ۲۰ نبوت ۱۳۳۳ھش * ۲۰ نومبر ۱۹۵۴ء * نمبر ۲۰۵

جموں کے ڈوگرے مقبوضہ کشمیر میں براہ راست ہندوستان کی حکومت قائم ہونے کا مطالبہ کر رہے ہیں

بخشی غلام محمد کے حامیوں میں اس مطالبے سے سخت خوف و ہراس پھیل گیا ہے

کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے ایک عہدہ دار کی رپورٹ

نئی دہلی ۱۹ نومبر۔ جموں کے ڈوگرے کھلم کھلا یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں براہ راست ہندوستان کی حکومت ہونی چاہیئے۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے ایک عہدیدار شیخ حبیب اللہ بٹ نے اپنی ایک رپورٹ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ جو ڈیموکریٹک یونین کے اخبار وائس آف کشمیر کی پہلی اشاعت میں شائع ہوئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بخشی غلام محمد کے حامیوں اور مددگاروں میں اس مطالبے سے سخت گھبراہٹ اور خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت کی انتہائی کوشش کے باوجود خفیہ تحریک زور شور سے چل رہی ہے اور یہ کسی ایک پارٹی تک محدود نہیں ہے۔ بخشی غلام محمد کے پٹھوؤں کے سوا ریاست کی آبادی کی اکثریت بخشی غلام محمد سے تعاون نہیں کر رہی۔

وائس آف کشمیر کے پہلے اداریہ میں جو پنڈت پریم ناتھ بزاز کی زیر ادارت شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ ہندوستان پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ غیر جمہوری طریقوں سے کشمیر پر اپنا تسلط جما رہا ہے۔ اداریہ میں ہندوستان کی اس دلیل پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ پاکستان کو امریکی فوجی امداد مل جانے سے کشمیر کے جھگڑے کا سارا پس منظر بدل گیا ہے۔ اداریہ میں کہا گیا ہے کہ پنڈت نہرو سات سال سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جموں اور کشمیر کے لوگوں کو اپنے مستقبل کا فیصلہ آپ کرنے کا اختیار ہے۔ اگر پاکستان نے کوئی غلط قدم اٹھایا ہے تو اس کی سزا کشمیر کے باشندوں کو کیوں ملے۔ اداریے کے آخر میں کہا گیا ہے کہ کشمیر کے لوگ سامراجی قوتوں کے سامنے کبھی نہیں جھکیں گے

بخشی غلام محمد کے دعوٰی کو مس مردولا سارا بائی کا چیلنج

نئی دہلی ۱۹ نومبر۔ ہندوستان کی ایک سماجی کارکن مس مردولا سارا بائی نے بخشی غلام محمد کے اس دعوے کو چیلنج کیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں جو قدم اٹھائے گئے ہیں۔ اس وجہ سے اٹھائے گئے ہیں۔ کہ ان کے بارہ میں انہیں نیشنل کانفرنس کے ممبران کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا شیخ محمد عبد اللہ کو فریب سے نظر بند کیا گیا تھا۔ ان کو یا تو رہا کر دینا چاہیئے یا ان پر مقدمہ چلانا چاہیئے۔ مس سارا بائی نے کہا کہ بخشی غلام محمد نے دستور ساز اسمبلی کے ممبران سے اپنے حق میں دھوکے سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا ہے۔

وائرلیس کے ذریعہ بجلی پہنچانے کی کوشش

ماسکو ۱۹ نومبر۔ روس کے ایک اخبار ریڈ سٹار نے دعوٰے کیا ہے۔ کہ روسی سائنسدان وائرلیس کے طریقے سے دور دراز کے فاصلے پر بجلی پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۹ نومبر۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری پچھلے چند دنوں سے نمونیہ کی وجہ سے بیمار ہیں گو اصل بیماری میں تو افاقہ ہے لیکن نقاہت حد درجہ ہو گئی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

مالدار گداگر کی گرفتاری

دمشق ۱۹ نومبر۔ دمشق کی پولیس نے ایک گداگر کو گرفتار کیا ہے۔ جس کی عمر ۷۵ سال ہے۔ پولیس نے اس کے قبضے سے ایک چیک بک برآمد کی ہے جس میں ۲۵ ہزار شامی پونڈ جمع ہیں۔ اس فقیر کے پاس ایک فلیٹ بھی ہے۔ دمشق کی پولیس نے گداگروں کے خلاف جو مہم جاری کر رکھی ہے۔ یہ گرفتاری اسی سلسلہ میں ہوئی ہے۔

شاہ عراق اردن میں

بغداد ۱۹ نومبر۔ عراق کے شاہ فیصل عرب ملکوں کے متعلق اردن کے شاہ حسین سے بات چیت کرنے عمان پہنچ گئے ہیں۔

کمیونسٹ چین اور ہالینڈ میں سفارتی تعلقات

پیکنگ ۱۹ نومبر کمیونسٹ چین اور ہالینڈ آپس میں سفارتی تعلقات قائم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں

ہندوستان کی پارلیمنٹ میں آندھرا کے متعلق قرارداد

نئی دہلی ۱۹ اکتوبر۔ آج ہندوستان کے ایوان زیریں میں ایک سرکاری قرارداد پیش کی گئی۔ جس میں صدر کے حکومت آندھرا کے تمام فرائض سنبھال لینے کے متعلق ایوان کی منظوری حاصل کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ یہ قرارداد پیش کرتے ہوئے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو نے کہا کہ آندھرا میں صدر کو اختیارات سنبھالنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ انہوں نے کہا صوبہ میں تمام جماعتوں میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی۔ اور نظم و نسق چلانا بہت مشکل ہو گیا تھا۔ کمیونسٹ پارٹی کے مسٹر گوپالن نے کہا کہ صدر کا اختیارات سنبھالنا غیر آئینی ہے۔ بحران حکمران پارٹی میں پیدا ہو گیا تھا۔ گورنر کو چاہیئے تھا کہ وہ مخالف پارٹی کو حکومت بنانے کے لئے کہتے۔ اگر وہ حکومت بنانے میں ناکام رہتی۔ تو پھر کوئی دوسرا طریقہ کار اختیار کیا جا سکتا تھا۔

ہندوستان دس لاکھ ٹن اناج درآمد کریگا

نئی دہلی۔ ۱۹ نومبر آج ہندوستان کی پارلیمنٹ میں نائب وزیر خوراک نے اعلان کیا کہ ہندوستان اس سال سرکاری حساب میں دس لاکھ ٹن اناج درآمد کرے گا۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا۔ کہ جب ملک میں کافی اناج موجود ہے۔ تو اتنی مقدار کیوں درآمد کی جا رہی ہے۔ تو وزیر موصوف نے جواب دیا۔ کہ یہ غلہ ذخیرہ رکھنے کے لئے منگایا جا رہا ہے

ماندیز فرانس کی مسٹر ڈلس سے بات چیت

واشنگٹن ۱۹ نومبر۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو ماندیز فرانس نے آج واشنگٹن میں امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے مشرق بعید اور ہند چینی کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا۔ انہوں نے مسٹر ڈلس سے پوچھا۔ کہ جنوبی ویٹ نام میں قومی حکومت کو مستحکم بنانے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں۔

سرحد میں قومی بچت کی سکیم میں کامیابی

پشاور ۱۹ نومبر۔ صوبہ سرحد میں قومی بچت کی سکیم میں نمایاں کامیابی ہو رہی ہے۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال ڈھائی گنا زیادہ رقم اس سکیم میں لگائی گئی۔ پچھلے سال اکتوبر میں ۳۵ ہزار پانچ سو روپے چھوٹی رقموں کی بچت کی سکیم میں لگائے گئے تھے۔ لیکن اس سال اکتوبر کے مہینے میں ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپے لگائے گئے۔

چاول کانفرنس کی سفارشیں

رنگون ۱۹ نومبر۔ خوراک و زراعت کے عالمی ادارے کی چاول کانفرنس آج رنگون میں ختم ہو گئی۔ کانفرنس نے ادارے کے ممبر ممالک سے سفارش کی ہے کہ چاول کا استعمال بڑھانے کے لئے ضروری قدم اٹھائیں۔ قیمتیں اس بات کو پیش نظر رکھ کر مقرر کی جائیں کہ مسئلہ فاضل چاول کا ہے کانفرنس نے ادارے کے ڈائریکٹر جنرل سے یہ سفارش کی ہے کہ چاول کی تجارت کو مستحکم بنانے کی تدبیروں کا فوراً مطالعہ کرنا چاہیئے۔

میاں عبد الباری کی طرف سے مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کی حمایت

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر میاں عبد الباری نے اپنی پارٹی کے ممبروں سے کہا ہے کہ وہ مغربی پاکستان کے ایک یونٹ کی حمایت کریں۔ انہوں نے ممبران کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ صوبوں اور ریاستوں کو ملا دینے سے نہ صرف مغربی پاکستان بلکہ پورے پاکستان کو فائدہ پہنچے گا۔ اور یہی ایک ممکن حل بھی ہے

مشرقی بنگال عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

ڈھاکہ ۱۹ نومبر۔ مشرقی بنگال عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں جو کل منعقد ہوا ملک کی سیاسی صورت حال پر بحث کی گئی۔ یہ اجلاس چھ گھنٹے جاری رہا۔ اس کی صدارت مسٹر عطاء الرحمٰن نے کی۔ مجلس عاملہ کا اجلاس آج بھی ہونے والا تھا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز اور صدقہ قبول ہونے کی شرائط

عن ابن عمر قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلوٰۃ بغیر طھور ولا صدقۃ من غلول۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ کوئی نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی صدقہ خیانت کے مال سے قبول ہوتا ہے۔

ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۹/۱۱/۵۵ کو لجنہ اماء اللہ کے ہال میں سیرۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مستورات کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت ام متین صاحبہ نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد محترمہ منظور النساء صاحبہ فورتھ ایئر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات سنائے۔ اس کے بعد محترمہ ریاض صاحبہ سیکنڈ ایئر نے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ محترمہ خورشید زہرا صاحبہ فرسٹ ایئر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نظم سنائی۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ فورتھ ایئر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بنی نوع انسان سے ہمدردی کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد صاحبزادی امۃ المتین، امۃ الرؤف صاحبہ امۃ الرفیق صاحبہ، ریحانہ صاحبہ طالبات جامعہ نصرت نے ملکر نعت علیک الصلوٰۃ علیک السلام نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد نصرت ہائی سکول کی پانچ طالبات نے یکے بعد دیگرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بنی نوع انسان سے سلوک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے سلوک۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلاموں سے شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمت تھے۔ پھر جامعہ نصرت کی ایک طالبہ نے چند اشعار سنائے۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہونچنے پر مردوں اور عورتوں بچوں کی طرف سے خوشی کے جذبات کا اظہار کیا گیا تھا۔

اس کے بعد محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ نے خدا تعالےٰ سے آپ کی محبت اور آپ کا خدا تعالیٰ پر توکل کے عنوان پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ پھر امۃ المجید صاحبہ فورتھ ایئر نے قوت قدسیہ کے عنوان پر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد امۃ الرفیق صاحبہ نے نعت پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مبارکہ صدیقہ صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر کے موضوع پر مضمون سنایا۔

پھر استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے "عورت کی حالت اسلام سے پہلے" کے موضوع پر تقریر کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد دلاتے ہوئے۔ حضور پر کثرت سے درود بھیجنے کی تلقین کی۔ درود و دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

پاکستان ایر فورس میں کمیشن

تفصیل کے لئے نزدیک ترین آر پی اے ایف رکروٹنگ افسر سے ملیں۔

جی ڈی (پائلٹ) برانچ: شرائط: غیر شادی شدہ۔ عمر یکم مئی ۱۹۵۵ء کو ۱۷ تا ۲۱ انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج یا میٹرک سیکنڈ ڈویژن (سائنس والا)۔

ایس ڈی (ایجوکیشنل) برانچ: شرائط: عمر یکم مئی ۱۹۵۵ء کو ۲۱ تا ۳۰۔ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ایم۔ ایس سی (فزکس) یا ایم اے (انگلش) یا بی ایس سی (میکینیکل انجینئرنگ) یا بی ایس سی (الیکٹریکل انجینئرنگ) پڑھانے کے تجربہ والے کو ترجیح۔

دفاتر آر پی اے ایف رکروٹنگ افسران کراچی لاہور راولپنڈی پشاور چھاؤنی کوئٹہ ڈھاکہ میں سے کسی ایک میں خود افسر سے ملیں۔ تحریری درخواست کی ضرورت نہیں۔

(سول لاہور ۱۲/۱۱/۵۵)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم آسمانی نور کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ

پاک عقل آسمان سے آتی ہے۔ اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے لیکن وہ جوہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے۔ جو ہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے۔ لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گلزار ہوتی ہے۔ اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اگتی ہیں اور کہیں وہی قطرہ بارش سمندر کی تہ میں جاکر ایک گوہر شاہوار بنتا ہے۔ بقول کسے ع

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اگر زمین قابل نہیں ہوتی۔ تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے اسی لئے آسمانی نور اترا ہے۔ اور وہ دلوں کو روشن کرنا چاہتا ہے۔ اس کے قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہو جاؤ۔ تا ایسا نہ ہو کہ بارش کی طرح کہ جو زمین جوہر قابل نہیں رکھتی۔ وہ اسکو ضائع کر دیتی ہے۔ تم بھی باوجود نور کی موجودگی کے تاریکی میں چلو اور ٹھوکر کھا کر اندھے کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو جاؤ۔ (ملفوظات)

موصیوں کے پتہ جات مطلوب ہیں

دفتر بہشتی مقبرہ کو مندرجہ ذیل دوستوں کے پتہ جات درکار ہیں۔ اگر کسی شخص کو ذیل کے کسی بھی دوست کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ مہربانی کر کے دفتر ہذا کو اطلاع کر دیں۔ اور اگر خود موصی یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے اپنے پتہ جات سے دفتر کو اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔

۱۔ سید مقبول احمد صاحب ولد سید محمد حسین صاحب	موصی	۵۰۶۳
۲۔ محمد سلیمان صاحب ولد شیخ محمد حسن صاحب	//	۵۷۴۶
۳۔ حوالدار غلام صادق صاحب ولد مہر الدین صاحب	//	۴۸۶۱
۴۔ محمد مغل صاحب ولد حسن	//	۲۲۴۲
۵۔ چوہدری خیر الدین صاحب ولد چوہدری عمر الدین صاحب	//	۷۴۳۳
۶۔ شرافت احمد صاحب ولد محمد عبد السمیع صاحب	//	۶۴۳۰
۷۔ سلطان احمد صاحب قریشی ولد میرا احمد صاحب قریشی	//	۵۷۸۶
۸۔ محمد ابراہیم صاحب ولد اصغر علی خان صاحب	//	۳۳۳۵
۹۔ مسماۃ نیاب خانم صاحبہ اہلیہ الطاف حسین خانصاحب مرحوم	//	۶۲۳۲
۱۰۔ حکیم ناظر حسین صاحب ولد حکیم دین محمد صاحب	//	۶۲۴۳
۱۱۔ طالعہ بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ دتا صاحب مرحوم	//	۶۳۲۲
۱۲۔ چوہدری منیر احمد صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب	//	۶۰۷۲
۱۳۔ عبد الغنی صاحب چغتائی۔ ولد میاں نظام الدین صاحب	//	۳۲۳۹
۱۴۔ مولوی محمد حسین صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب	//	۳۴۴۵
۱۵۔ رحیم داد صاحب ولد محمد خان صاحب	//	۲۶۳۵
۱۴۔ صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب	//	۱۰۲۳
۱۵۔ عبد الرشید خاں صاحب ولد خان محمد رشید خانصاحب	//	۶۰۲۴
۱۴۔ دیانت خانصاحب ولد مان خانصاحب	//	۳۳۴۷
۱۵۔ محمد اکرم صاحب پٹواری ولد مولوی اللہ دین صاحب	//	۲۱۲۲

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

چوہدری غلام حسین صاحب قمر چنٹ کی ہمشیرہ کئی ماہ سے آنکھ کی بیماری سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت کریں (خاکسار مستری دین محمد از جہلم)

دعائے مغفرت

میری بھتیجی امۃ الحفیظ بیگم بنت چوہدری نور محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۵۲۳ تعناوالی سے مورخہ ۲/۱۱/۵۵ کو وفات پا گئی ہے۔ احباب دعا کریں خدا تعالےٰ پسماندگان کو صبر عطا فرماوے۔ (نذر محمد گورنمنٹ کالج منٹگمری)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۲ء

164

اسلام کی روح

بعض مفاد پرست بوجوہات عوام میں بذریعہ تحریر و تقریر یہ غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ مصر کی اخوان المسلمون الیسی اسلام کے نام پر کھڑا ہونے والی سیاسی پارٹیوں کے کردار کی مذمت کرتے ہیں۔ اور ان افراد کے نقائص ظاہر کرتے ہیں۔ جو "دین سیاست ہے اور سیاست دین ہے" کے نظریہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ دراصل اسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ اسلامی اصولوں کے مطابق دستور بنایا جائے۔ چنانچہ مؤقر معاصر روزنامہ احسان اپنی ایک حالیہ اشاعت میں لکھتا ہے۔

"قادیانیوں کی دو شاخوں کا مقصد و مدعا یہ ہے کہ پاکستان میں کسی طرح اسلامی حکومت واسلامی دستور نافذ نہ ہوسکے ......"

"مسلمانوں میں اہل نظر کا ایک طبقہ ہمیشہ ایسا موجود رہا ہے۔ جس نے تنگ نظر ملائیت کو کبھی معاف نہیں کیا۔ جس نے احوال پر فروع کو کبھی ترجیح نہیں دی۔ لیکن اس طبقے کے خواب میں بھی کبھی یہ بات نہیں آئی۔ کہ وہ تنگ نظر ملائیت یا فروعی امور کے اختلافات کو مذہب کا ذریعہ بنانے والوں کی مخالفت اس ڈھب سے کرے کہ لوگ سرے سے مذہب ہی سے بیگانہ ہوجائیں۔ لیکن قادیانیوں کی دونوں شاخوں کے اخبارات کا مقصد و مدعا یہی ہے۔ کہ روح اسلام مردہ ہوجائے۔ اور ان کے خانہ ساز عقائد کے لئے راہ ہموار ہوجائے"

(احسان ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء)

معاصر "احسان" کا یہ ایک ایسا بہتان ہے۔ جس کو کوئی بھی شخص جس نے احمدیت کا تھوڑا سا بھی مطالعہ کیا ہو جھٹلا سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدیر محترم نے احمدیہ لٹریچر کا کبھی مطالعہ نہیں کیا۔ مخالفین احمدیت سے محض سنی سنائی باتوں پر اعتبار کرکے اس واحد جماعت کے متعلق جس نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی تعلیمات کے احیاء و تجدید کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور جو تنہا کفرستانوں میں جاکر توحید باری تعالےٰ اور سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا نصب کر رہی ہے ایسی باتوں کی تشہیر کرنا ایک موقر روزنامہ کے مدیر محترم کے لئے نہایت غیر ذمہ دارانہ فعل ہے۔ شائد مدیر محترم نے کبھی اس بات پر بھی غور نہیں کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کا ادعا یہ ہے۔ کہ وہ "روح مذہب" کو ہی بیدار کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور آج آپ مسلمانوں کی تحریروں اور تقریروں میں "اسلام زندہ مذہب ہے"۔ "اسلام کا خدا زندہ خدا ہے" "اسلام کا رسول زندہ رسول ہے"۔ اور "اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے" کے فقرات جو سنتے ہیں تو یہ فقرات احمدیہ لٹریچر سے ہی لئے گئے ہیں۔ جبکہ اسلامی شریعت مسلمانوں کے دینی راہنماؤں کے ایک گروہ کے نزدیک محض بے جان ڈھانچ بن چکی تھی۔ اور دوسرے گروہ کے نزدیک اسلام محض مسیحی اور ہندوانہ قسم کے تصوف کا گورکھ دھندا بن کر رہ گیا تھا۔ تو یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے۔ جنہوں نے قرآن وسنت کا آوازہ از سر نو بلند کیا۔ اور اس بے جان ڈھانچ میں اسلامی روح کو از سر نو بیدار کیا۔

یہی نہیں بلکہ حضور ہی نے مغربی فلسفہ نیچر کو بھی جو انگریز کے آنے کے بعد یہاں بھی بعض تعلیم یافتہ لوگوں میں اپنا رسوخ پیدا کر رہا تھا چیلنج کیا۔ اور تعلق باللہ کے منکروں کو دعوت دی۔ کہ وہ زندہ خدا تعالےٰ کے زندہ معجزوں کا اب بھی مشاہدہ کرسکتے ہیں ❊

باقی رہا احمدیوں کے خانہ ساز عقائد کا معاملہ تو ہم مدیر محترم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا کوئی عقیدہ ایسا نہیں ہے۔ جس کی بنیاد قرآن کریم اور سنت نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم پر نہ ہو۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم اور رسول اللہ کے اسوۂ حسنہ کے مخالف کوئی بات حق نہیں ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام ہے۔ جو اس نے دنیا کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اب کوئی شخص دین میں کوئی کمال حاصل نہیں کرسکتا مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ آج بھی جبکہ تمام دنیا کی فضا مادیات کے گرد و غبار سے مکدر ہوچکی ہے ہاں آج بھی انسان اگر چاہے تو اللہ تعالےٰ کے بتلائے ہوئے راستوں پر چل کر اللہ تعالےٰ کی لقا حاصل کرسکتا ہے۔

اگر یہ عقائد احمدیوں کے خانہ ساز عقائد ہیں۔ جن کی طرف وہ از سر نو دعوت دیتے ہیں۔ تو پھر معلوم نہیں وہ کونسے اسلامی عقائد ہیں جو احسان کے مدیر محترم کے پیش نظر ہیں۔ اور جن سے یہ عقائد اختلاف رکھتے ہیں۔ پھر نہ جانے ایسے عقائد کس طرح "روح اسلام" کو مردہ بناتے ہیں۔ یہ تو وہی بات ہے جیسا کہ حضرت ...ہی نے فرمایا ہے۔ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

باقی رہا اسلامی دستور تو ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ احمدی ایک گھر ایک شہر ایک ملک میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں اسلامی اصولوں ہی کا غلبہ چاہتے ہیں۔ اور صرف چاہتے ہی نہیں بلکہ وہ تمام دنیا کے ادیان پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے تن من دھن لگائے ہوئے ہیں۔ ایسی جماعت جس کا اوڑھنا بچھونا ہی اسلام ہو۔ جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو تمام دنیا پر غالب کرنے کے لئے یورپ۔ افریقہ امریکہ اور جزائر میں اسلامی مشن قائم کر رہی ہے۔ اس پر اسلامی دستور کی مخالفت کا بہتان باندھنا چلکتے ہوئے دن کو رات کہنا نہیں تو اور کیا ہے۔ البتہ جماعت احمدیہ کا اعتقاد ہے۔ کہ اسلام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ امن کا دین ہے۔ اسے اپنی اشاعت کے لئے سوائے اپنی ذاتی خوبیوں کے کسی جبر کی خواہ وہ سیاست کے رنگ میں ہی کیوں نہ ہو ضرورت نہیں۔ وہ اسلامی اصول "آزادیٔ ضمیر" کو اسلام کا گل سرسبد سمجھتی ہے۔ اور کسی مسلمانوں کے ملک میں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر اپنی مرضی کے صالحین اور متقیوں کو اقتدار کی گدی پر بٹھانے کی قائل نہیں۔ وہ ایسی تمام سرگرمیوں کو غیر اسلامی اور فتنہ و فساد کے مترادف جانتی ہے۔ کیونکہ انسان کی آرا نہایت مقدس معاملات میں بھی اختلاف رکھتی ہیں۔ ایک انسان جو ایک فرقۂ اسلام کے نزدیک صالح اور متقی ہوتا ہے۔ دوسرے فرقۂ اسلام کے نزدیک کافر ہی نہیں بلکہ زندیق اور مرتد قرار پاتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں کی ہی مثال لے لیجئے تمام دنیائے اسلام اس کو بہترین مسلمان خیال کرتی ہے۔ جس نے اقوام متحدہ کی سٹیج پر بھی اسلام اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کیا۔ مگر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی جماعت اسے دشمن اسلام سمجھتی ہے۔ وہ شخص جس کو منتخب کرکے عالمی عدالت کا جج مقرر کیا جاتا ہے۔ اس جماعت کے نزدیک وہ پاکستان کی کلیدی اسامی پر مقرر نہیں کیا جاسکتا۔

سو برادرم اگر اسلامی دستور یہی ہے جسکو مولانا مودودی کی جماعت چاہتی ہے۔ تو کیا آپ ایسے دستور کو دوسرے ہی اسلام نہیں کہیں گے؟ اور اگر ایسی صورت میں میجر جنرل سکندر مرزا کہتا ہے کہ مذہب کو سیاست میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔ تو وہ کیا برا کہتا ہے۔ یہ بات سکندر مرزا سے کس نے کہلوائی ہے۔ ہم نہیں کہتے مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی "سچی بات" انہی کی زبان سے سنیئے فرماتے ہیں۔

آوردہ تست

"کراچی ۱۲ نومبر۔ وزیر داخلہ پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے حال ہی میں بیرونی اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیا تھا۔ کہ مذہب کو سیاست سے الگ رکھنا چاہیئے۔ اس بیان پر مذہبی جماعتوں کی طرف سے شدید نکتہ چینی ہورہی ہے۔ چنانچہ پاکستان کے تین مذہبی عالموں نے ایک مشترک بیان میں کہا ہے کہ قائد اعظم نے احکام اسلامی کی روشنی میں مذہب اور سیاست کو ملا کر ایک جدید مذہبی ریاست قائم کی تھی۔ اس کے برخلاف اب مذہب و سیاست میں تفریق پیدا کرنے کی کوششیں شرمناک ہیں جمعیۃ العلماء پاکستان کی مجلس عاملہ نے بھی اپنی ایک تجویز میں کہا ہے کہ اسلام زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ اور اسلام میں مذہب سے سیاست کو ہرگز الگ نہیں کیا جاسکتا"

جمعیۃ علماء کی تجویز اپنی جگہ پر بالکل صحیح ہے۔ اور ممتاز علماء کی طرف سے "سیکولرزم" پر شدید نکتہ چینی بھی بالکل حق بجانب۔ لیکن گذارش صرف اتنی ہے کہ اس قلق انگیز صورت حال کی ذمہ داری صرف دانا دشمنوں پر ہی ہے۔ یا کسی حد تک نادان دوستوں پر بھی! ... رعائت حدود اور رعائت احوال و ظروف کیا اہم و اقدم ہونے کے بجائے کوئی دوسرے اور تیسرے درجہ کی چیزیں ہیں؟ غلو و تشدد کا سد باب صرف اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جب فاروقی فراست و تدبر کے سایہ میں ہو۔ تفقہ فی الدین اور کٹھ ملائیت کے درمیان آسمان و زمین کا فرق ہے۔ اور تجدد زدہ مسٹروں کی کج فہمی یہ ہے کہ وہ کٹھ ملائیت سے بیزار ہوکر معاً اصل دین سے بغاوت پر پہنچ جاتے ہیں"

(صدق جدید لکھنؤ ۱۲ نومبر ۱۹۵۲ء)

آج ایک دوسری جگہ ہم "الجمعیۃ" کا ایک اداریہ اسی موضوع پر الفضل میں شائع کر رہے ہیں۔ وہ بھی ملاحظہ ہو ❊

ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھجوائیں

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں عہدیداران مہربانی کرکے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ دیں ❊

(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

مطالعۂ کتب کے بواعث

(۱) انسان کے دل میں کسی کتاب کے پڑھنے کا شوق مختلف وجوہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی تو اس لئے کہ وہ کسی ایسے مشہور و معروف مصنف کی لکھی ہوئی ہوتی ہے جس کا علم اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس کتاب کے پڑھنے سے اس کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور کوئی مؤلف و مصنف جتنا مشہور و معروف ہوتا ہے اتنا ہی اس کی کتاب دیکھنے کے لئے لوگوں میں اشتیاق پیدا ہوتا ہے۔ انسانوں کی اس طبعی خواہش کے مطابق بھی قرآن مجید کا پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ اس خدا کا کلام ہے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اس کے عالم الغیب ہونے کی وجہ سے اس کا علم ہر چیز کے متعلق صحیح اور درست ہے۔

(۲) کبھی انسان کے دل میں کسی کتاب کے مطالعہ کا شوق اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ اس کے متعلق سنتا ہے کہ اس کے مضامین بلند پایہ اور اس کے دلائل قوی اور ناقابلِ تردید ہیں۔ اور اس کی پیشکردہ باتیں صحیح قطعی اور یقینی ہیں۔ اور ان میں شبہ کی گنجائش نہیں اس لحاظ سے بھی قرآن مجید کا پڑھنا نہائت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا دعوے ہے۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (حٰم السجدہ ع ۵) یعنے قرآن مجید میں جو مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ وہ نہائت بلند پایہ یقینی و قطعی اور علم صحیح پر مبنی ہیں۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں آ سکتا۔ جس میں علم صحیح کی بناء پر ان کی تردید و تغلیط کی جا سکے۔ کیونکہ وہ خدائے حکیم و حمید کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جس کا کلام پُر از حکمت اور وہ خود ہمیشہ قابلِ ستائش اور لائق حمد ہے۔

(۳) کبھی انسان کے دل میں کسی کتاب کے مطالعہ کی خواہش اس لئے پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بہت سے فوائد اور اس پر عمل کرنے سے اعلیٰ سے اعلےٰ مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی قرآن مجید کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ دنیا کی کوئی قوم قرآن مجید کی اس خوبی و فضیلت کا انکار نہیں کر سکتی۔ کہ اس پر عمل کرنے سے ایک جاہل اور وحشی قوم جو دنیا میں سب سے ادنےٰ اور ذلیل ترین سمجھی جاتی تھی۔ تہذیب و تمدن اور اخلاقیات، معاشیات اور روحانیات

گزشتہ سے پیوستہ

میں تمام اقوام کی استاد بن گئی۔ اور دنیا کے ایک بڑے حصہ کی اصلاح کا موجب ہوئی۔ اور اس نے ایسے رنگ میں دوسروں پر حکومت کی۔ کہ وہ اس کی حکومت کو نعمت الٰہی خیال کرنے لگے۔

مذکورہ بالا تینوں امور جو کتابوں کے پڑھنے کا موجب ہوا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ابتدائے قرآن یعنے سورۂ البقرہ کی پہلی دو آیتوں میں بیان کر دیئے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

الٓمٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین ہ الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون۔

"الٓمٓ" میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ اس آیت کا مادہ علم الٰہی ہے۔ اور اللہ جو اس کلام کا نازل کرنے والا ہے۔ ہر چیز کا صحیح اور یقینی علم رکھتا ہے۔ اس لئے وہ کتاب یقیناً لاریب فیہ کی مصداق ہے۔ یعنی اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس میں شک و شبہ کی گنجائش ہو۔ اور اس کے مقاصدِ عالیہ کا ذکر ھدًی للمتقین میں فرمایا۔ یعنے یہ کتاب ان کی بھی راہ نمائی کرتی ہے۔ جو متقی ہیں۔ اگلی آیت میں متقیوں کی یہ تعریف بیان فرمائی ہے۔ کہ ان کے عقائد بھی صحیح ہیں۔ اور وہ عبادات بھی بخوشی بجالاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے مال سے اس کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ اور قرآن شریف کے ایسے لوگوں کی راہ نمائی کرنے سے مطلب یہ ہے۔ کہ تا وہ اعلےٰ سے اعلےٰ درجات اور مراتب حاصل کر سکیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے نہائت اختصار کے ساتھ قرآن مجید کے کمال کو ایسے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ جس سے زیادہ عمدہ اسلوب میں بیان کرنا متصور نہیں۔ دنیا کی کسی چیز کا کمال اس کی علل اربعہ میں سے کسی علت کی عمدگی اور کمال پر موقوف ہوتا ہے۔ اور وہ چار علتیں۔ فاعلی، مادی۔ صوری اور غائی ہیں۔ اس آیت میں قرآن مجید کی علت فاعلی کے متعلق فرمایا کہ وہ اللہ تعالےٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی۔ اور اس کا مادہ عالم الغیب خدا کا علم ہے۔ جس کی باتیں کبھی غلط نہیں ہو سکتیں۔ اور اس کی علت صوری لاریب فیہ ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو فطرت صحیحہ کے لئے باعث شک و شبہ ہو۔ بلکہ کفار کی فطرت بھی بعض وقت یہ کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ اور ان کی کتاب قرآن ہوتی۔

اور اس کی علت غائی ھدًی للمتقین فرمائی کہ متقی لوگ جو گناہوں سے بچتے اور اعلےٰ سے اعلےٰ مراتب روحانیہ کے حصول کے خواہاں اور متمنی ہیں۔ یہ کتاب ان کی راہ نمائی کرتے کرتے انہیں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام پر پہنچا دیتی ہے۔

لامذہبیت کا توڑ قرآن مجید ہے

اس وقت لامذہبیت کا دنیا میں آہستہ آہستہ پھیلنا بھی ظاہر ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اخلاق پر جو بُرا اثر پڑ رہا ہے وہ بھی عیاں ہے۔ اور لامذہبیت کی رَو کو روکنے کے لئے اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے۔ جس نے لامذہبیت کا مقابلہ کر کے مذہب کو دنیا میں قائم کیا ہوا اور وہ کتاب قرآن مجید ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یٰاَیُّھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون (یونس ع ۶)

یعنے اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے۔ جس پر عمل کرنے سے تمہیں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔ اور وہ شفاء لما فی الصدور ہے۔ یعنی اس میں ان تمام شکوک و شبہات کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے وجود اور دیگر امور روحانیہ کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے سے سینے میں انشراح پیدا ہوتا ہے۔ تمام روحانی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور جو اس پر ایمان لا کر اپنی زندگی کو اس کے مطابق بنا لیتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب ترقی کا باعث ہوتی اور ان کی ہر حال میں راہ نمائی کرتی اور رحمت الٰہی کا باعث بنا دیتی ہے۔

تاریخی حالات

کبھی انسان کتاب اس لئے پڑھنا چاہتا ہے۔ کہ اسے گزشتہ لوگوں کے حالات کا علم ہو اور یہ پتہ لگے کہ ان لوگوں نے کیا طریقے اختیار کر لئے تھے جو کامیاب ہوئے اور انعامات کے وارث بنے۔ اور تباہ ہونے والے کن اعمال کی وجہ سے تباہ و ہلاک ہوئے۔ اور ان کا نام و نشان صفحۂ دنیا سے کیوں مٹا دیا گیا۔

قرآن مجید میں دونوں قسم کے لوگوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ان لوگوں کے بھی جنہیں روحانی اور جسمانی نعمتیں ملیں۔ اور ان لوگوں کے بھی جو تباہ کئے گئے۔ اللہ تعالےٰ حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کے مخالفین بد انجام واقعات کے تعلق میں فرماتا ہے۔

لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب (یوسف ع ۱۲)

یعنے ان کے حالات کے بیان میں عقلمندوں کے لئے کافی عبرت کا سامان موجود ہے۔ کاش وہ غور کریں۔ اور سمجھیں کہ پہلی اقوام کس جرم کی پاداش میں تباہ ہوئیں۔ اور کیونکر انبیاء علیہم السلام اور مومنین کرام نے ترقیات پائیں۔

پس اس لحاظ سے بھی قرآن مجید کا علم حاصل کرنا نہائت ضروری ہے۔

علم غیب کی خواہش

انسان کے اندر ایک طبعی خواہش مستقبل کا علم حاصل کرنے کے لئے بھی پائی جاتی ہے وہ یہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ اسی خواہش کے نتیجہ میں غیب کے معلوم کرنے کے لئے کئی طریق ایجاد کئے گئے ہیں۔ مثلاً علم الکف یعنے کسی کے ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ مستقبل میں اسے کن کن امور سے دوچار ہونا اور کیا کیا پیش آنا ہے۔ اسی طرح علم رمل اور جفر اور علم النجوم وغیرہ کہ ان سے بھی حالات آئندہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس لحاظ سے بھی قرآن شریف کا پڑھنا نہائت ضروری ہے۔ کیونکہ وہ ایک ایسی کتاب ہے جو وما ھو علی الغیب بضنین کا دعوے کرتی ہے۔ یعنے یہ کہ وہ غیب بیان کرنے میں بخیل نہیں ہے۔ اور اس میں کثرت سے غیب کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ اور آئندہ زمانوں کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں۔ میں ان پیشگوئیوں میں سے بطور نمونہ ایسی دو پیشگوئیوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جن کا تعلق تمام دنیا سے ہے۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے سورہ قمر میں مسلمانوں کی ترقی اور ان کے عروج کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ اور پھر اس سے اگلی سورۃ الرحمٰن میں مغربی اقوام کی ترقی اور مشرقی اقوام کے جن میں مسلمان بھی شامل ہیں تنزل کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کا ایک باعث دو سمندروں یعنے بحیرۂ قلزم اور بحیرۂ روم کا آپس میں مل جانا بتایا ہے۔ جو نہر سویز کے ذریعہ گزشتہ صدی میں ملائے گئے۔ چنانچہ فرمایا۔

مرج البحرین یلتقیان

یعنے اللہ تعالےٰ نے دو سمندر چھوڑے ہیں جو آپس میں مل جائیں گے۔ اور اس کا نتیجہ

ولہ الجوار المنشاٰت فی البحر کالاعلام

ہوگا۔ یعنے پہاڑوں کی مانند سمندروں میں اٹھے ہوئے جہاز بکثرت چلیں گے۔ جو تجارتی

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

165

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ملکی اور حکومتی تنظیم

(از مکرم سید مسعود احمد صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

حضرت عمر رضؓ حضرت ابوبکر رضؓ کی وفات کے بعد دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے۔ آپ کے عہد خلافت میں روم و فارس کی بڑی بڑی سلطنتیں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ آپ نے ان ملکوں میں بڑی عمدہ تنظیم کی۔ اور اصلاحات کیں۔ مثلاً صیغۂ محاصل صیغۂ عدالت۔ افتاء۔ فوجداری اور پولیس بیت المال۔ صیغۂ تعلیم وغیرہ محکمہ جات قائم کئے۔ سردست صرف ملکی اور حکومتی تنظیم کی کسی قدر تفصیل عرض کی جاتی ہے۔

ملکی تقسیم:۔ کسی حکومت کے نظام کی ابتدائی کڑی ملک کا مختلف حصوں میں منقسم کرنا ہے۔ جن کو صوبہ۔ ضلع اور پرگنہ کے اسم سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضؓ ہی اسلام میں وہ پہلی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے اس کی ابتدا کی۔ اور اس زمانے کے موافق نہایت عمدہ طور پر اس کی تقسیم کی۔ آپ نے ممالک مقبوضہ کے آٹھ صوبے مقرر کئے۔ (۱) مکہ (۲) مدینہ (۳) شام (۴) جزیرہ (۵) بصرہ (۶) کوفہ (۷) مصر (۸) فلسطین

فارس وغیرہ میں حضرت عمر رضؓ نے چونکہ نوشیروانی انتظامات بحال رکھے تھے۔ اس لئے آپ نے نوشیروانی عہد کے صوبجاتی نظام کو بھی بحال رکھا۔ نوشیروان کی سلطنت عراق کے علاوہ تین بڑے صوبوں میں تقسیم شدہ تھی۔

(۱) **خراسان**:۔ اس کے ماتحت چودہ اضلاع تھے۔ نیشاپور۔ ہرات۔ مرو۔ مروروذ۔ فاریاب طالقان۔ بلخ۔ بخارا۔ باذغیس۔ باورد۔ غرستان طوس۔ سرخس۔ جرجان۔

(۲) **آذربائیجان**۔ اس صوبے کے ماتحت ۱۶ اضلاع تھے۔ طبرستان۔ رے۔ قزوین۔ زنجان۔ قم اصفہان۔ ہمدان۔ نہاوند۔ دینور۔ حلوان ماسبذان۔ مہرجان۔ قذق۔ شہرزور۔ سامغان آذرسجان۔

(۳) **فارس**:۔ اس صوبے کے ماتحت ۱۷ اضلاع تھے۔ اصطخر۔ شیراز۔ نوبندجان۔ جور۔ گازرون۔ فسا۔ دارابجرد۔ اردشیر خرہ۔ سابور۔ اہواز۔ جندیسابور۔ سوس۔ نہرتیری۔ مناذر۔ تستر۔ ایذج۔ رام ہرمز۔

صوبوں کے افسر۔ صوبوں میں مندرجہ ذیل بڑے بڑے عہدہ دار مقرر فرمائے۔ والی (یعنی حاکم صوبہ) کاتب (یعنی میر منشی) کاتب دیوان (یعنی دفتر فوج کا میر منشی) صاحب الخراج (یعنی کلکٹر) صاحب احداث (یعنی افسر پولیس) صاحب بیت المال (یعنی افسر خزانہ) قاضی (یعنی منصف)

ہر صوبے میں ایک فوجی افسر ہوتا تھا۔ لیکن اکثر موقعوں پر صوبے کا عامل ہی اس خدمت کو سرانجام دیتا تھا۔ پولیس کا محکمہ ہر جگہ الگ نہ تھا۔ بلکہ یہ کام بھی عامل یا کلکٹر کے سپرد تھا۔ مثلاً بحرین کے صاحب الخراج قدامہ بن مظعون تھے۔ اور پولیس کا انتظام بھی ان کے سپرد تھا۔

والی کا سٹاف وسیع اور مستقل ہوتا تھا۔ جس کے ممبر دربارِ خلافت کی طرف سے مامور ہوتے تھے۔ میر منشی نہایت قابل اور تحریر و تقریر میں ماہر ہوتا تھا۔ مثلاً ابوموسیٰ اشعری (بصرہ کے گورنر) کا میر منشی زیاد بن سمیہ تھا۔ جو اتنا فصیح بلیغ تھا کہ عمرو بن العاص کہا کرتے تھے۔ کہ اگر یہ نوجوان قریش کی نسل سے ہوتا۔ تو تمام عرب اس کے علم کے نیچے جمع ہو جاتا۔

اضلاع میں بھی عامل۔ افسر خزانہ۔ قاضی مقرر ہوتے تھے۔ یہ سب والی کے ماتحت ہوتے تھے۔ پرگنوں میں صرف تحصیلدار ہوتا تھا۔ کسی ملک کی ترقی اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کے عہدہ داران نہایت قابل۔ دیانتدار اور انصاف پسند ہوں۔ چونکہ حضرت عمر رضؓ کی طبیعت ابتداء ہی سے دور اندیش اور جوہر شناس تھی۔ اور وہ ہر شخص کی قابلیت سے بخوبی آشنا ہوتے تھے۔ اس لئے آپ نے جن اشخاص کو ملک کے اور صوبوں کا عہدہ دار منتخب کیا۔ وہ اس عہدہ کے واقعی اہل ہوتے تھے۔

عرب میں چار شخص ایسے تھے۔ جو "دہاۃ العرب" کہلاتے تھے۔ یہ لوگ فنِ سیاست و تدبیر میں منفرد تھے۔ یعنی امیر معاویہ رضؓ۔ عمرو بن العاص رضؓ مغیرہ بن شعبہ رضؓ۔ زیاد بن سمیہ رضؓ۔ حضرت عمر نے زیاد بن سمیہ رضؓ کے سوائے باقی تینوں کو اعلیٰ عہدے عطا کئے۔ زیاد چونکہ کم عمر تھے۔ یعنی سولہ سالہ نوجوان تھے۔ اس لئے ان کے سپرد کوئی بڑا عہدہ نہیں کیا۔ لیکن ان کی قابلیت کی بناء پر ابوموسیٰ اشعری والی بصرہ کا مشیر خاص مقرر فرمایا۔ جو ملکی امور میں ان کو اپنے قیمتی مشورے دیتے تھے۔

فنِ حرب میں عمرو رضؓ و معدی کرب اور طلیحہ بن خالد رضؓ دسترس رکھتے تھے۔ لیکن چونکہ سیاست و تدبیر میں ان کو کوئی دخل نہ تھا۔ اس لئے حضرت عمر نے ان دونوں کو نعمان بن مقرن کی ماتحتی میں عراق کی فتوحات پر مامور کیا۔ لیکن نعمان بن مقرن کو یہ ہدایت دے رکھی۔ کہ انہیں کسی شعبہ کا افسر مقرر نہ کیا جائے۔ کیونکہ ہر شخص اپنا فن خوب جانتا ہے۔ عبد اللہ بن ارقم رضؓ ایک معزز صحابی تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک جواب طلب تحریر آئی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اس کا جواب کون لکھے گا؟ عبد اللہ بن ارقم نے کہا۔ کہ میں لکھ لاؤں گا۔ یہ کہہ کر خود اپنی طرف سے جواب لکھ لائے۔ جو نہایت مناسب اور موزوں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس جواب کو بہت پسند فرمایا۔ اس موقعہ پر حضرت عمر رضؓ بھی موجود تھے۔ علامہ ابن الاثیر نے لکھا ہے۔ کہ ان کی قابلیت کا حضرت عمر پر اثر رہا۔ حتیٰ کہ جب خلیفہ ہوئے۔ تو ان کو میر منشی مقرر فرمایا۔ مجلس شوریٰ کے عام اجلاس میں نہاوند کی عظیم الشان مہم پر بھیجنے کا سوال پیدا ہوا۔ حضرت عمر رضؓ نے لوگوں سے رائے لی۔ کہ کس کو اس مہم پر مقرر کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ آپ ہی منتخب کیجئے۔ کیونکہ آپ سے بڑھ کر اور کون انتخاب کر سکتا ہے۔ حضرت عمر رضؓ نے نعمان بن مقرن کا نام لیا۔ سب نے اس انتخاب کو مستحسن قرار دیا۔ اور اس کی تعریف کی۔

عمار بن یاسر بڑے رتبے کے صحابی تھے۔ اور زہد و تقدس میں ارفع و اعلیٰ مقام پر تھے۔ لیکن سیاست و تدبیر میں دسترس نہ تھی۔ مگر چونکہ ان کے طرفدار ان کو سیاست و تدبیر میں بھی کامل سمجھ بیٹھے تھے۔ اس لئے حضرت عمر رضؓ نے ان کی غلط فہمی کو رفع کرنے کی خاطر عمار بن یاسر کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا۔ مگر جب وہ چند روز کے بعد کام نہ چلا سکے۔ تو ان کے مداحوں کو بھی علم ہو گیا۔ کہ یہ در اصل اس فن سے آشنا نہیں۔ حضرت عمر رضؓ نے ان کے کام نہ چلا سکنے کی بناء پر ان کو معزول کر دیا۔

عہدہ داران کے مقرر کرنے کے لئے شوریٰ: عہدہ داران کا انتخاب دو طریقوں سے ہوتا تھا۔ ایک مجلس شوریٰ کے عام انتخاب کے ذریعہ جیسے عثمان بن حنیف کا تقرر ایسے ہی ہوا۔ دوسرے اس طور پر کہ صوبے یا ضلع کے لوگ اپنے میں سے ایک شخص منتخب کرتے تھے۔ جو ان کے نزدیک تمام لوگوں سے قابل ہوتا تھا۔ چنانچہ اسی منتخب شدہ شخص کو وہاں کا عامل مقرر کیا جاتا تھا۔ مثلاً عثمان بن فرقد۔ معن بن یزید۔ حجاج بن علاط کا تقرر ایسے ہی طریق پر ہوا۔

تنخواہ کے بارے میں مشکلات:۔ ایک مشکل یہ تھی کہ لوگ اپنی خدمت کے عوض تنخواہ لینا گوارا نہ کرتے تھے۔ اور تنخواہ لینا زہد و تقدس کے خلاف سمجھتے تھے۔ چونکہ یہ امر تمدن و تہذیب کے خلاف تھا۔ اور یہ ایک غیر انتظامی صورت بھی تھی۔ لہذا حضرت عمر رضؓ نے بڑی مشکل سے اس غلطی کو دور کیا۔ ایک موقعہ پر حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے جو مشہور صحابی تھے۔ اور سپہ سالاری کا عہدہ بھی رکھتے تھے۔ اپنا حق قبول نہ کیا۔ تو اس پر حضرت عمر رضؓ نے بڑی مشکل سے ان کو راضی کیا۔ مگر حکیم ابن حزام رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کے اصرار کے باوجود اپنا حق قبول نہ کیا۔

عاملین کے فرائض کی طرف توجہ: جو شخص عامل منتخب ہوتا تھا۔ اس کو ایک فرمان دیا جاتا تھا۔ اس میں اس کی تقرری اور فرائض کا ذکر ہوتا تھا۔ اس کے اوپر بہت سے مہاجرین و انصار کی گواہی ثبت ہوتی تھی۔ عامل اپنے مقررہ صوبے میں جا کر تمام لوگوں کو جمع کر کے وہ فرمان پڑھتا تھا۔

احباب میٹرک پاس نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ معلوم فرما کر کہ امسال جامعہ احمدیہ میں صرف ایک میٹریکولیٹ طالب علم داخل ہوا ہے۔ ۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء اور اس کے سلسلہ میں ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء کے خطبہ جمعہ میں وقف کی اہمیت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب نے یہ خطبے پڑھ لئے ہوں گے۔ اب ہم منتظر ہیں۔ کہ جماعت اپنے فرض کو پہچان کر میٹرک پاس نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائے۔

ضلع کے امراء صاحبان سے امید ہے۔ کہ وہ کم از کم ایک ایک میٹریکولیٹ طالب علم اپنے اپنے ضلع سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے ایک حد تک عہدہ برآ ہوں گے۔ بہتر تو یہ ہے۔ کہ ایسے طلباء کا خرچ جماعتیں خود برداشت کریں۔ لیکن اگر کسی ضلع کے لئے اس میں دشواری ہو۔ تو جامعہ احمدیہ ایسے طالب علموں کو وظیفہ دینے کے لئے بھی تیار ہے۔

امید ہے کہ ضلع کے امراء کوشش کر کے ایک ایک طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے فوراً بھجوانے کا انتظام کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوشش کو کامیاب فرمائے۔ آمین (پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

درخواست دعاء

میں بدستور بیمار ہوں۔ گو پہلے کی نسبت کافی فرق ہے۔ لیکن اکثر سانس رک جاتا ہے۔ بایاں بازو ابھی تک بے حس ہے۔ اور ضعف شدید ہے۔ کیونکہ اعصاب سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ اور ان پر ذیابیطس کے حملہ کا شدید اثر پڑا ہے۔ اس لئے احباب جماعت اور بزرگوں کی دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔ لہذا احبابِ جماعت میری صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مطیع الرحمن ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

تجارتی جائزہ — کراچی مارکیٹ

۸ نومبر تا ۱۳ نومبر

سونا: مانگ نہ ہونے کے باوجود نرخ مضبوط رہے۔

چاندی: مانگ کی عدم موجودگی نے نرخ پونے دو روپے کم کر دیئے۔

باردانہ: رسد میں اضافہ اور مانگ میں کمی نے نرخ کم کر دیئے

بنولہ: وسیع پیمانے پر برآمد اور امریکی امداد کمی کا سبب بنے۔

چاول: کنٹرول اٹھ جانے کے بعد نرخوں میں آٹھ روپے کی کمی آ گئی ہے

اون: غیر ملکی مانگ میں کمی کی بناء پر نرخ دس روپے کم ہو گئے۔

بازار صرافہ

سونا: اگرچہ ہفتہ زیر تبصرہ میں سونا کا کچھ خاص لین دین نہ ہوا۔ مگر پھر بھی نرخ مضبوط رہے۔ اس ہفتہ کوئی خاص مانگ نہیں تھی۔ صرف جمعرات کو کراچی سے باہر کی کچھ مانگ تھی۔ اور اس دن مقامی تاجروں نے بھی کچھ خریداری کی۔ لیکن اس کے باوجود سونا کی قیمت میں ساڑھے چھ آنہ فی تولہ اضافہ ہو گیا۔ خاتمہ ہفتہ کے آخری روز نرخ گر جاتے۔ مگر بمبئی کی اطلاع نے کہ وہاں نرخ بہتر ہیں۔ نرخوں کو مضبوط رکھا۔

چاندی: چونکہ اس ہفتہ مشرقی بنگال سے چاندی کی کوئی مانگ نہیں تھی۔ اس لئے کراچی میں نرخ مسلسل گرتے رہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کراچی میں چاندی کے نرخوں میں اچانک بہتری اس لئے آ گئی تھی۔ کہ مشرقی بنگال سے ناسے جانے پر پابندی لگ جانے کے بعد چاندی کے ذریعہ ناجائز درآمد کا کاروبار ہونے لگا تھا۔ اور مانگ بڑھ جانے سے دو ہفتوں میں نرخ تقریباً دس روپے بڑھ گئے تھے۔ مگر اس ہفتہ مانگ کے فقدان کی بناء پر نرخ پونے دو روپے کم ہو گئے۔

نرخ	۸ نومبر	۱۳ نومبر	بمبئی ۱۳ نومبر
سونا حاضر	۹۳/۶	۹۳/۱۳	۸۸/۱۳
” فارورڈ	۹۳/۴	۹۴/۲	۸۸/۹
پونڈ	۶۵/-	۶۵/-	۵۷/۴
چاندی	۱۵۸/۱۲	۱۵۷/-	۱۵۹/۹
سکے	۱۴۳/-	۱۴۱/-	——

باردانہ

پٹ سن کی مصنوعات

ہفتہ زیر تبصرہ میں پٹ سن کی مصنوعات کے نرخ خاص مانگ نہ ہونے کی وجہ سے اور کراچی میں سٹاک جمع ہو جانے کی بناء پر کمزور رہے۔ اس خبر نے کہ ایک مل نے ایک ہزار گانٹھوں کا فارورڈ ڈلیوری پر کم نرخوں پر سودا کیا ہے۔ نے مارکیٹ میں مزید کمزوری کر دی۔ وہ تاجر جو زیادہ دیر سٹاک کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ جلد از جلد مال بیچنا چاہتے تھے۔ اس زود فروختگی کے دباؤ اور خریداری کی کمی نے نرخوں کو مضبوط نہ ہونے دیا۔ اور مارکیٹ کا موجودہ نرخوں پر مضبوط ہونا ویسے بھی مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ کیونکہ عنقریب مشرقی بنگال سے چار اور سٹیمر مال لے کر کراچی پہنچ رہے ہیں روزانہ اوسطاً ۲۵۰/۲۰۰ گانٹھوں کا لین دین ہوا۔ اور ۱۵۰/۱۰۰ گانٹھیں کراچی سے باہر جاتی رہیں۔ نرخ یہ تھے۔

	۶ نومبر	۱۳ نومبر
جی ٹول آدم جی	۱۳۶/-	۱۳۵/۸
” اصفہانی	۱۳۳/-	۱۳۲/۸/-
ٹوین باوا	۵۸/-	۵۷/۸
” وکٹری	——	۵۹/-
ہیشین ۱۱×۴۵	-/۰/۱۱	-/۱۰/۸
” ۱۰×۵۰	-/۷/۹	-/۷/۸
” ۸×۴۰	-/۴/۹	-/۴/۹

البتہ مشرقی بنگال میں پٹ سن کی مصنوعات کے نرخ مضبوط تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلکتہ کی مارکیٹ میں تیزی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق چین اور جاپان نے ہندوستان سے ۱۰ کروڑ بوریاں خریدی ہیں۔

غذائی اجناس

بنولہ: ہفتہ زیر بحث میں بنولہ کے نرخ امریکی معاشی امداد کی متوقع آمد (جس میں غذائی تیل بھی شامل ہیں) اور حکومت کی اس پالیسی کہ جیسے بھی ہو سکے۔ اشیائے صارفین کی قیمتوں میں تخفیف کی جائے۔ کمزور رہے۔ اگرچہ بعض اوقات speculative مانگ کی بناء پر نرخ چڑھ بھی جاتے۔ مگر ہفتہ بھر کے اتار چڑھاؤ کے بعد قیمتیں ۴ آنے کم ہو چکی تھیں ——

کمی کے رجحان کو سندھ سے بنولہ کی وسیع پیمانے پر آمد نے بھی تقویت پہنچائی۔ پھر غذائی تیلوں کے نرخ بھی ایسے تھے۔ کہ نرخ مضبوط نہ رہ سکے اکتوبر۔ نومبر ڈلیوری کے سٹیلمنٹ دن قریب آ جانے سے نرخوں میں کمی آنی لازمی ہے۔ کیونکہ دسمبر، جنوری ڈلیوری کے نرخ موجودہ نرخوں سے کم ہیں۔ دسمبر، جنوری ڈلیوری کے دباؤ سے زیادہ نرخ ۹/۱۴ اور کم از کم ۹/۹ تھے۔

غذائی تیل: اگرچہ غذائی تیلوں کی کوئی خاص مانگ نہیں تھی۔ مگر پھر بھی نرخ مضبوط رہے بنولہ کے تیل نمبر ۱ کو ہاتھی کے سودے ۶۶ سے ۶۵/۱۲ پر ہوتے رہے۔ اور سرسوں کے تیل کا لین دین ۲۷/۲ سے ۲۷/۱۳ تک ہوتا رہا۔ اگرچہ خبر آ چکی تھی۔ کہ مشرقی بنگال کی حکومت ہندوستان سے غذائی تیل درآمد کرنے کے لئے گفت و شنید کر رہی ہے۔ مگر نرخ اس سے متاثر نہ ہوئے اس طرح ۹۰۰ ٹن امریکی تیل کے چٹاگانگ پہنچنے کی اطلاع نے بھی نرخوں کو کمزور نہ کیا۔ مگر یہ مشکل دکھائی دیتا ہے۔ کہ امریکہ سے تیل کی آمد کے بعد کراچی میں نرخ اس سطح پر قائم رہ سکیں

کھلی

اس ہفتہ کھلی کی قیمت میں مزید آٹھ آنے کی کمی آ گئی۔ اس کی اہم وجہ یہ تھی۔ کہ پنجاب سے خاص مانگ نہیں تھی۔ اور ادھر ملوں کی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور پھر سندھ سے کھلی کی وسیع پیمانے پر درآمد نے نرخوں میں کمی کر دی۔ پچھلے ہفتے میں تقریباً ۳ ہزار بوری انگلینڈ کو برآمد کی گئی۔ نرخ آٹھ روپے ۴ آنے فی بوری کے رہا۔

چاول

چاول کی تجارت پر پابندی اٹھ جانے کے بعد اس کے نرخوں میں کمی آ گئی ہے۔ اگرچہ کنٹرول اٹھائے جانے کے بعد کچھ عرصہ کے لئے کانگریں اور جونتی کے نرخ علی الترتیب ۳۱/- اور ۲۹/۸ روپے رہے۔ مگر خریداری نہ ہونے کی بناء پر ان میں کمی آ گئی اور اب ان اقسام کی پیشکش ۲۸/۸ اور ۲۸/- روپے پر کی جا رہی ہے۔ جیسے کہ ان نرخوں سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت کے مقرر کردہ نرخ جونتی اور سوگ داسی اقسام کے چاول کے لئے تقریباً آٹھ روپے زیادہ تھے۔ اور ابھی ان نرخوں میں مزید کمی کی توقع کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ سندھ کی فصل کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ فصل بہت اچھی ہوگی۔ اور تقریباً اڑھائی پونے تین لاکھ ٹن چاول برآمد کیا جا سکے گا۔ پنجاب کی چاول کی فصل سے متعلقہ رپورٹ بھی بڑی تسلی بخش ہے۔ توقع ہے۔ کہ اس سال تقریباً ۹۲/۹۵ لاکھ ٹن چاول پیدا ہوگا۔ ان حالات میں چاول کی برآمد کے وسیع امکانات موجود ہیں۔

چنا اور دالیں

چنا اور دالوں کی قیمتوں میں جو کمی آنی شروع ہوئی تھی۔ وہ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ زرد چنا کے نرخ کم ہو کر ۲۲/۴ روپے پر آ گئے ہیں۔ مونگ (پنجاب)، اور ارد (بنگال) کی دالوں کی قیمتوں میں بھی آٹھ آنے کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ البتہ گوار (سندھ اور بہاولپور) کے نرخ مضبوط رہے۔ ایک تو اس سال پیداوار کافی ہے۔ اور دوسرے اب اس اجناس کی نقل و حرکت شروع ہو چکی ہے اس لئے نرخوں میں کمی آنی لازمی ہے۔

کریانہ

اگرچہ ہفتہ زیر تبصرہ میں کریانہ کی قیمتوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ لیکن آثار بتا رہے ہیں۔ کہ جلد از جلد نرخ گریں گے۔ اسی توقع کی بناء پر کریانہ کی خریداری نہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ حکومت کریانہ کی بے تحاشا بڑھی ہوئی قیمتوں میں کمی کرنے کا بندوبست کرے گی (جیسے کہ حال ہی میں وزیر تجارت و صنعت نے کہا تھا)

اون

پچھلے پندرھواڑے میں اون کی قیمتوں میں بھی کمی آ گئی ہے۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے۔ کہ لورپول کے نیلام میں پاکستانی اون کی خاطر خواہ قیمت نہیں مل رہی۔ اور پھر مقامی مانگ بھی خاصی نہیں۔ ان حالات میں ۱۰ روپے من کی کمی آنی کوئی بڑی بات نہیں۔ امریکہ (جو ہماری اون کا اچھا خاصہ خریدار ہے) اور یورپی ممالک ہماری اون میں کچھ خاص دلچسپی کا اظہار نہیں کر رہے نرخ یہ تھے۔

پنجاب اعلیٰ سفید ۱۷۵/- | پنجاب درمیانہ سفید ۱۷۰/-

” زرد ۱۶۵/- | ” ” زرد ۱۶۰/-

یکم جنوری سے اب تک تقریباً ۵۳ ہزار گانٹھیں برآمد کی جا چکی ہیں پچھلے سال اسی عرصہ میں ۳۰ ہزار برآمد کی گئی تھیں۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

سینٹرل سٹیٹ سکالرشپ ۱۹۵۴ء انگلستان میں تعلیم کے لئے سہ سالہ وظیفہ

آکسفورڈ یا کیمبرج ۴۲۵ پونڈ۔ لندن ۳۸۰ پونڈ۔ کسی اور جگہ ۳۶۰ پونڈ۔ علاوہ تعلیمی فیس، فیس امتحان، کرایہ واپسی ۵۰۰ روپے الاؤنس، سامان اور ۵ پونڈ جیب خرچ

شرائط: اچھی ڈگری۔ عمر ۳۰ سال تک۔ فارم درخواست پاکستان پبلک سروس کمیشن کراچی یا لاہور یا ڈھاکہ سے ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ آخری تاریخ درخواست ۴ دسمبر ۱۹۵۴ء

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ) —— ربوان ۶ 11/54

دعائے مغفرت!

والد مرحوم قریشی محمد جان صاحب امرت سری بر ملٹائے الٰہی دل کی حرکت بند ہونے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم سلسلہ کے پرانے خادم اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(قریشی عبد اللطیف معتمد مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ مسجد احمدیہ اوکاڑہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

پاکستان کی فوج ہر لحاظ سے قابلِ اعتماد ہے

لندن ۱۹ ؍ نومبر ۔ یورپ کے مشہور مصنف جیمز اے میچنر نے پاکستان کے متعلق ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے ۔ جس میں انہوں نے اس اسلامی مملکت کے سیاسی رہنماؤں کی سیاسی پالیسی کی تعریف کی ہے ۔ پاکستان کی فوج کو انہوں نے ہر لحاظ سے قابلِ اعتماد فوج قرار دیا ہے ۔ انہوں نے آگے چل کر اپنے مقالے میں کہا ہے ۔ کہ پاکستان نے اپنی اقتصادی مشکلات پر قابو پا لیا ہے ۔

انہوں نے لکھا ہے ۔ کہ پاکستان دنیا کا ساتواں سب سے بڑا ملک ہے ۔ اور اسلامی مملکتوں میں اسے سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے ۔ اس کے دو حصے ہیں ۔ جن کے درمیان ہندوستان کا ایک ہزار میل کا علاقہ حائل ہے ۔ پاکستان کا مستقبل روشن ہے ۔ اور وہ ہمارا طاقتور حلیف ہے ۔

پاکستان کے قیام اور اس کی ابتدائی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار نے لکھا ہے ۔ کہ ”پاکستان کو ایک مضبوط مرکزی حکومت اور ایک قابلِ اعتماد فوج نے بچا لیا ہے ۔“

پاکستان کو امریکہ کی جانب سے جو فوجی امداد ملنے والی ہے ۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے ۔ کہ اس کی شرط یہ ہے ۔ کہ اسے جارحانہ مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اس امر پر زور دیا ہے ۔ کہ پاکستان کو جو فوجی امداد دی جائے ۔ وہ تھوڑی نہ ہو بلکہ کافی ہو ۔ انہوں نے اس امر کی بھی وضاحت کی ہے ۔ کہ پاکستان کو فوجی امداد دینے کا مطلب یہ نہیں ۔ کہ امریکہ ہندوستان سے دشمنی رکھتا ہے ۔ آگے چل کر مسٹر میچنر نے اپنے مضمون میں بتایا ہے ۔ کہ امریکہ اور پاکستان کے نظریات میں یکسانیت پائی جاتی ہے ۔

آخر میں انہوں نے لکھا ہے ۔ کہ ”پاکستان ہمارا ایک طاقتور اور قابلِ اعتماد دوست ہے ۔ جس کے مقاصد ہمارے مقاصد کے ساتھ یکسانیت رکھتے ہیں ۔ پاکستان کو امداد دینا ان نظریات کو ترقی دینا ہے ۔ جن پر ہم یقین رکھتے ہیں ۔

حکومت زکوٰۃ کی رقوم حاصل کرے گی

کراچی ۱۹ ؍ نومبر ۔ زکوٰۃ کمیٹی کی سفارشات کی بناء پر حکومت نے زکوٰۃ حاصل کرنے کی غرض سے خاص کوپن چھپوانے کے انتظامات کئے ہیں ۔ یہ کوپن حکومت کے خزانے اور ڈاکخانوں سے مہیا ہو سکیں گے ۔ اس طرح جو رقم فراہم ہو گی ۔ اسے ان دار الغرباء یتیم خانوں اور مفلس خواتین کے لئے خرچ کیا جائے گا ۔ جن کے بارے میں مذکورہ کمیٹی تجاویز پیش کرے گی ۔

عراق اور ترکی میں اقتصادی تعاون

کراچی ۱۹ ؍ نومبر ۔ عراقی سفارت خانہ کے ایک پریس نوٹ سے معلوم ہوا ہے کہ عراق اور ترکی کے درمیان اقتصادی تعاون بڑھانے کے ایک معاہدے کے مطابق ترکی میڈیکل کالج کے کچھ پروفیسر عراق جائیں گے ان دونوں ملکوں کے درمیان دوسرے شعبوں سے متعلق باہمی ...

ایٹمی قوت سے زراعت میں فقید المثال انقلابی تبدیلیاں ہونگی

شکاگو ۱۹ ؍ نومبر ۔ امریکہ کے وزیر زراعت مسٹر ایزرا ٹافٹ بنسن نے کہا ہے ۔ کہ ایٹمی توانائی کو پُر امن مقاصد کے لئے استعمال کرنے سے زراعت میں فقید المثال انقلابی ترقی واقع ہو سکتی ہے امریکی وزیر زراعت نے کہا ۔ کہ ایٹمی قوت سے کھیتوں پر کام لینے کے وسیع امکانات ہیں مگر یہ نیا سائنسی تجربہ پودوں اور نسل کشی حیوانات کو بہتر بنانے میں جو حصہ لے سکتا ہے ۔ وہ ان سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوگا ۔ مسٹر بنسن نے کہا ۔ کہ جوہری قوت کی تحقیقات سے پیداوار میں اضافہ کرنا ۔ اور اس کے ساتھ ہی پودوں کی زندگی کو اس طرح بڑھانا ممکن ہو سکتا ہے ۔ کہ ایک سے زائد بار اس کے فصل کاٹی جا سکے ۔ انہوں نے کہا کہ اس سے تبدیلی نوع اور نسل کشی کو ترقی دینا بھی ممکن ہو جائے گا جس سے منڈیوں کی موجودہ حالت یکسر بدل جائے گی ۔

انہوں نے کہا ۔ کہ بارش سازی ایک عام بات ہو جائے گی ۔ اور صحرا سبز و شاداب ہو جائینگے مسٹر بنسن نے کہا ۔ کہ اس سلسلے میں تحقیقات آگے بڑھ چکی ہے ۔ جو لوگوں کو اس بات پر واضح کر دے گی ۔ کہ ایٹم ہمیں کیمیاوی کھادوں کو موثر طریقہ پر استعمال کرنے کے سلسلے میں ابھی بہت ایسی باتیں بتا سکتا ہے ۔ جو ابھی تک معلوم نہیں ہیں ۔

مجھے مسٹر سہروردی کے بعض خیالات سے بنیادی اختلافات ہیں ۔ (جنرل اسکندر مرزا)

ڈھاکہ ۱۸ ؍ نومبر ۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا ہے ۔ کہ وہ مسٹر سہروردی کے اس بیان سے متفق نہیں ہیں ۔ کہ پاکستان میں جمہوریت کو کام کرنے کا موقعہ نہیں ملا ۔ جنرل اسکندر مرزا نے کہا ۔ کہ ان میں اور مسٹر سہروردی میں بنیادی اختلاف ہے ۔

ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ۔ ”ہم مشرقی بنگال کی حکومت کسی کو سونپیں ۔ سیاسی لیڈر تو اقتدار کے حصول کے لئے آپس میں لڑ رہے ہیں ہم صورت حال پر نظر رکھیں گے ۔“

”ایک نامہ نگار نے ان سے یہ سوال کیا ۔ کہ اگر متحدہ محاذ کے تمام ارکان اسمبلی مسٹر فضل الحق کی قیادت میں اعتماد کا اعلان کریں تو آپ کیا کرینگے“ انہوں نے کہا ”ہم اس پر غور کریں گے“ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا ۔ کہ مسٹر فضل الحق سیاست سے کنارہ کش ہونے کا اعلان کر چکے ہیں ۔

امریکی طیارے کی تباہی پر امریکہ کا روس سے احتجاج

واشنگٹن ۱۹ ؍ نومبر ۔ روس نے ۷ ؍ نومبر کو جاپان کے قریب امریکہ کا جو طیارہ مار گرایا تھا ۔ امریکہ نے اس کے متعلق روس کے دعوے بے بنیاد قرار دے کر مسترد کر دیا ہے ۔ اور اس بات پر اصرار کیا ہے کہ مستقبل میں اس قسم کے حادثات کی روک تھام کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کئے جائیں ۔

امریکہ نے اس حادثے کے متعلق روس کو ایک اور یادداشت بھیجی ہے جس کو محکمہ خارجہ نے آج یہاں شائع کیا ۔ اس مراسلے میں امریکہ نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں روس نے اگر کوئی معقول کارروائی نہیں کی ۔ تو امریکہ مجبور ہوگا کہ جائز اور پُر امن مقاصد کیلئے پرواز کرنے والے امریکی طیاروں کے دفاع کا ضروری انتظام کرے ۔

امریکہ نے اپنے دوسرے مراسلے میں لکھا ۔ کہ روس نے اپنے ۷ ؍ نومبر والے مراسلے میں امریکہ کے بی ۔ ۲۹ قسم کے طیارے کو جاپان کے علاقے ہوکیڈو میں مار گرانے کے سلسلے میں جو باتیں کہی ہیں وہ بے بنیاد ہیں ۔ سوویٹ طیاروں نے امریکی طیارے پر اچانک حملہ کیا تھا ۔ امریکی طیارے نے سوویٹ طیاروں پر ہرگز حملہ نہیں کیا ۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ۔ کہ امریکی طیارہ ہوکیڈو کے علاقہ میں موضع نوشیگو میں گر کر تباہ ہو گیا

بھارت میں خام لوہے کی پیداوار میں اضافہ

نئی دہلی ۱۹ ؍ نومبر ۔ بھارت میں کانوں کے چیف انسپکٹر کی جانب سے موصول شدہ اعداد و شمار کے مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۵۴ء کو بھارت میں ۲۰۰۶۹۰ ٹن خام لوہا پیدا ہوا ہے ۔ جب کہ اگست ۱۹۵۴ء میں [illegible] سے متعلقہ ۷ کانوں سے موصول شدہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ اس دوران ۹۲۸۵ ۲۴ ٹن خام لوہا لوہے اور فولاد کے کارخانوں کو بھیجا گیا ۔ اور ۴۶ ۲۲۷ ۲ ٹن خام لوہا برآمد کیا گیا ۔ ماہ ستمبر کے آخر میں خام لوہے کے ذخیرہ کی ...

وزیر اعظم ناصر کو جنرل نجیب کے اختیارات سونپ دیئے گئے

قاہرہ ۱۹ ؍ نومبر ۔ مصری کابینہ نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے ۔ کہ وزیر اعظم ناصر جنرل نجیب کے تمام فرائض سنبھال لیں ۔ اس فیصلہ سے وزیر اعظم ناصر کو وہ تمام اختیارات حاصل ہو گئے ہیں ۔ جو معزول شدہ صدر نجیب کو حاصل تھے ۔

اس فیصلہ کے بعد وزیر اعظم ناصر نے ان تمام شعبوں کا چارج لے لیا ہے ۔ جو اس سے پیشتر جنرل نجیب کے پاس تھے ۔

روزنامہ الجمعیۃ دہلی کا ایک اداریہ

(نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو)

آج کل پاکستان میں اسلامی اور غیر اسلامی آئین پر خوب زور آزمائی ہو رہی ہے۔ جو لوگ اسلامی آئین کے حامی ہیں۔ وہ تو بہر حال مسلمان ہیں ہی۔ مگر جو لوگ ایسے آئین کو پسند نہیں کرتے۔ وہ بھی اسلام کے مدعی ہیں۔ اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ گویا اسلامی آئین کا مسئلہ خود مسلمانوں کے درمیان غور و بحث انکار و اقرار کا موضوع بنا ہوا ہے۔ اور وہ خود ہی اس کے ممکن اور ناممکن ہونے کا جھگڑا کھڑا کر رہے ہیں۔ ہم نے تو ان بحثوں سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ایک فریق اگر افراط اور غلو میں مبتلا ہے۔ تو دوسرا فریق تفریط اور بے اعتدالی کا شکار ہے۔ اگر ایک فریق اسلامی آئین کے صاف اور صریح مفہوم کو ظاہر کرنے سے قاصر ہے۔ تو دوسرا فریق بھی یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ اس کے انکار کا مطلب کیا ہے۔ کوئی فریق اپنا مطلب دوسرے کو نہیں سمجھاتا۔ جس کے باعث ایک دوسرے کے خلاف غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ اور معاملہ زبان سے گزر کر نیتوں تک پہنچ گیا ہے۔

پاکستان کے وزیر داخلہ جنرل اسکندر مرزا نے کچھ روز ہوئے۔ مذہب اور سیاست کی علیحدگی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں اسلامی آئین کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ ان کے خیال میں مذہب کو سیاست سے الگ رہنا چاہیئے۔ اس پر پاکستان کے مذہبی عالموں نے بڑی لے دے کی ہے۔ اور اب تک اس کے خلاف بیان پر بیان شائع ہو رہے ہیں۔ پاکستان کی جمعیۃ علماء نے بھی اپنی تجویز میں کہا ہے کہ اسلام زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ اور اسلام میں مذہب اور سیاست کی جدائی قطعی غیر اسلامی ہے۔ جسے اسلامی حلقوں میں کبھی باریابی نہیں ہو سکتی۔ اسی افسوسناک صورت حال کا سلسلہ ابھی جاری ہی تھا کہ جنرل اسکندر مرزا نے لکھنؤ کے ہوائی اڈہ پر اس بارے میں ایک اور بیان دے ڈالا۔ جسے شاید دوسرا فریق بہت ہی خطرناک معنے پہنا سکتا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ اسلام کی تیرہ صدیوں کی تاریخ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں مل سکتی۔ کہ کسی ملک میں کبھی بھی قرآنی احکام کی بنیاد پر آئین مرتب کیا گیا ہو۔ جب کبھی پہلے بھی اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکی۔ تو آج پاکستان میں اسلامی آئین کے تحت ایسی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے۔"

یہ الفاظ جس قدر غیر محتاط ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ مگر انصاف کی بات یہ ہے۔ کہ اس کی ذمہ داری میں وہ لوگ سب سے پہلے شریک ہیں۔ جنہوں نے غلو اور افراط کی راہ اختیار کر کے دوسرے فریق کو تفریط اور انکار کی طرف مائل کیا ہے۔ اگر دانا دشمن سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ تو نادان دوستوں سے بھی خبردار رہنا چاہیئے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس صورتِ حال کی ذمہ داری دونوں فریق پر یکساں عاید ہوتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ایک اسلامی آئین کا اقرار اور دوسرا اس کا انکار کرتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دونوں کو اپنا مفہوم سمجھانے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ اگر ایک کا اقرار مجمل ہے۔ تو دوسرے کا انکار بھی مبہم ہے۔ اور دونوں کے خیالات کو مختلف معنے پہنائے جا سکتے ہیں۔

ایک فریق کہتا ہے۔ کہ مذہب اور سیاست میں کوئی تفریق نہیں۔ مگر اس کا مطلب کیا ہے؟ اس کی وضاحت کوئی نہیں کرتا۔ اس کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ اگر کسی خطہ کے مسلمانوں کا کردار اسلامی ہو۔ اور وہ اپنے عمل سے اسلام کی سچائی اور افادیت پر گواہی دیں۔ تو ان کا نظام حکومت خود ایسی شکل اختیار کرے گا۔ جو ان کے مزاج کو موافق آسکے۔ اب آپ ایسے نظام کا نام جو چاہیں رکھیں۔ اور اسے جس نام سے چاہیں شہرت دیں۔ عہد اول میں یہ الٹی بات کبھی نہیں ہوئی۔ کہ عوام کا کردار تو اسلامی نہ ہو۔ مگر ان کے سیاسی نظام کو اسلام کے نام سے شہرت دے دی گئی ہو۔ اس وقت کے مسلمانوں نے پہلے اپنا اسلامی مزاج بنایا۔ اور پھر اسی سے ایک ایسا سیاسی ادارہ پیدا ہوا۔ جس میں ان کے مزاج کی ساری خصوصیات موجود تھیں۔ ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے پہلے مذہب اور سیاست کو ایک کرنے کی جدوجہد کی ہو۔ اور پھر کوئی اسلامی اسٹیٹ بنا کر مسلمانوں کو اسلامی کردار کا حامل بنایا ہو۔ گویا اس معنے میں مذہب اور سیاست ایک ہوئے کہ عوام کا اسلامی کردار ہی کسی سیاسی ادارہ کو ظہور میں لائے۔ نہ اس معنے میں کہ سیاست سیاست ہی نہ رہے۔ اور پارلیمینٹ پر بھی مسجد ہی کا اطلاق ہونے لگے۔

اب دوسرے فریق کے اس قول کا جائزہ لیجئے۔ کہ سیاست کا مذہب سے اور مذہب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ دونوں کی سرحدیں بالکل جدا ہیں۔ اور ان کے دائرۂ عمل بھی مختلف ہیں۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں یہ کہنا کہ تیرہ صدیوں میں جب کوئی اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکی۔ تو فلاں جگہ اسلامی آئین کے تحت اسلامی اسٹیٹ کس طرح قائم ہو سکتی ہے۔ اگر کہنے والے کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے غیر اسلامی کردار سے کبھی اسلامی سیاست پیدا نہیں ہوئی تو ٹھیک ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ علماء اسلامی آئین کی جو تشریح کرتے ہیں۔ اس کے مطابق کوئی سیاسی ادارہ قائم نہیں ہوا۔ تو اسے بھی کسی حد تک درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اسلام فرد کے لئے تو قوانین دیتا ہے۔ مگر جماعتوں کے لئے کوئی آئین نہیں دیتا۔ تو وہ بنیادی طور پر غلط ہے۔ اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ایک جامع گلدستہ ہے۔ اگر مذہب کہتا ہے۔ کہ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ انصاف سے پیش آؤ۔ لین دین میں خیانت نہ کرو۔ آپس کے تعاون سے فساد کو روکو۔ اور انسانوں کے فائدہ کے لئے ہر قسم کے کاروبار میں حصہ لو تو سیاست بھی یہی کہتی ہے۔ البتہ مذہب پُرامن زندگی بسر کرنے کے لئے اصول دیتا ہے۔ تفصیلات سے بحث نہیں کرتا۔ مقصد دیتا ہے ذرائع سے سروکار نہیں رکھتا۔ ہم اس بحث میں زیادہ حصہ لینا نہیں چاہتے۔ صرف اس گذارش پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ مذہب کا نام لینے والے اس کو سمجھنے کی کوشش بھی کریں۔ اور اس میں اس قدر غلو نہ کریں۔ کہ اس کا ردِّ عمل بھی غلو کی شکل میں ظاہر ہو۔ اور سوال و جواب ہی میں تعمیر و اصلاح کا مقصد فوت ہو جائے۔

مصر شمالی افریقہ کی تحریک آزادی

کی مالی امداد کریگا

قاہرہ ۱۹ ر نومبر۔ مصری حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شمالی افریقہ کے ممالک کی تحریک آزادی کے امدادی فنڈ میں ڈالر کی شکل میں کافی امداد دی جائے۔ یہ فنڈ عرب لیگ کونسل نے قائم کیا ہے۔ یہ رقم تحریک آزادی میں کام آنے والوں کو امداد دینے اور بین الاقوامی طور پر ان کا کیس لڑنے میں صرف کی جائے گی۔ یاد رہے۔ کہ اس سلسلہ میں عرب لیگ کی امدادی کمیٹی نے تمام حکومتوں سے امداد کی اپیل کی تھی۔

مشرقی یورپ کی یونین

لنڈن ۱۹ ر نومبر۔ سوویٹ یونین مغربی یورپ کی یونین کی طرح مشرقی یورپ کی یونین بنانے پر غور کر رہی ہے۔ اس یونین میں مشرقی یورپ کے تمام ممالک اور مشرقی جرمنی کی حکومت شامل ہوگی۔

قرآن مجید کا علم حاصل کرنا کیوں

ضروری ہے

(بقیہ صفحہ ۴)

بھی ہوں گے اور سواری کے بھی اور جنگی بھی جو قافلوں کی صورت میں سمندر میں رواں دواں ہوں گے۔ پھر مشرقی اور مغربی اقوام کے مستقبل کا ذکر کیا ہے اور آیت "کل من علیها فانٍ ویبقٰی وجه ربّك ذوالجلال والاکرام" اور آیت "کل یومٍ هو فی شانٍ" میں مغربی اقوام کو تنبیہہ کی ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت پر نازاں نہ ہوں۔ اور مشرقی اقوام یعنی مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ مایوس نہ ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہی ہے جو قوموں کو اوپر اٹھاتا اور نیچے گراتا ہے۔ پھر آیت:۔ "یرسل علیکما شواظٌ من نارٍ ونحاس فلا تنتصران" سے لیکر "حمیمٍ اٰنٍ" تک ایک ہولناک تباہی کا منظر پیش کیا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے غافل اور فرعونی صفت قوموں پر آنے والی ہے۔ پھر آیت "ولمن خاف مقام ربه جنتان" میں انجام کار مومنوں کے غلبہ اور ترقی کے متعلق پیشگوئی فرمائی ہے۔ (باقی)

(رسالہ ضرورت علم القرآن صفحہ ۵ تا ۱۵)

کینیڈا میں گورنر جنرل

لنڈن ۱۹ ر نومبر۔ برطانیہ کی ملکہ کی والدہ جو امریکہ اور کینیڈا کے دورہ کے بعد واپس آ رہی ہیں۔ شاید کینیڈا میں گورنر جنرل مقرر کی جائیں۔